

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
فَظَرُّوا إِلَىٰ فِطْرَتِ النَّاسِ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ

داڑھی کا مسئلہ

از

مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ لَدُهَيْيَانَوِي

علامہ بنوری ٹاؤن ۵ کراچی ۵



آفتاب احمد بیگ

E/77 پاپوش نگر - نزد رحمانی مسجد - ناظم آباد

کراچی - فون ۲۳۲۸۹۲۰۲
۶۶۳۸۴۹۹

ترسیل بوساطت
یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
۰۴۲ - ۶۳۷۰۳۷۱
۰۴۲ - ۶۳۷۳۳۱۰
بالمقابل چٹائیگر لائبریری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلاماً على عباده الذين اصطفى

اما بعد:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایک مسلمان کے لیے سب سے بڑا سرمایہ سعادت ہے۔ اور اس محبت کا تقاضا ہے کہ ہم آپ کے اخلاق و شمائل کو اپنائیں، آپ کی شکل و شباهت اختیار کریں۔ آپ کی صورت و سیرت کو اپنا شعار بنائیں۔ اور ظاہر و باطن میں آپ کے مطابق ڈھل جائیں۔ کیونکہ محبت نام ہی محبوب کی اداؤں پر مر مٹنے کا ہے۔ پس جو مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل و صورت کو نہیں اپناتا اس کی محبت میں ہی نہیں بلکہ اس کے ایمان میں بھی نقص ہے۔

زیر نظر رسالہ ایک سوال کا جواب ہے۔ جو اس ناکارہ کی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" (حصہ اول) کے ضمیمہ کی حیثیت سے شائع ہوا تھا۔ بعض احباب کی رائے ہوئی کہ اس کو الگ بھی شائع کر دیا جائے۔ کیا بعید ہے کہ اسے پڑھ کر کسی مسلمان بھائی کو عمل کی توفیق ہو جائے۔ اور یہی چیز اس کے لیے ذریعہ نجات بن جائے۔ یا اللہ! اس تحریر کو قبول فرما۔ اور سب مسلمان بھائیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور نورانی شکل و صورت اپنانے کی توفیق عطا فرما۔ اور آپ کی برکت سے مؤلف و ناشر اور عمل کرنے والے بھائیوں کے لیے اس رسالہ کو ذریعہ نجات بنا۔ واللہ الحمد اولاً و آخراً۔

محمد رفیع عطار

۱۳/۴/۱۴۰۳ھ

- ① داڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے، واجب ہے یا سنت؟ اور داڑھی منڈانا جائز ہے یا مکروہ یا حرام؟ بہت سے حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ داڑھی رکھنا ایک سنت ہے اگر کوئی رکھے تو اچھی بات ہے اور نہ رکھے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ یہ نظریہ کہاں تک صحیح ہے؟
- ② شریعت میں داڑھی کی کوئی مقدار مقرر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنی؟
- ③ بعض حفاظ کی عادت ہے کہ وہ رمضان مبارک سے کچھ پہلے داڑھی رکھ لیتے اور رمضان المبارک کے بعد صاف کر دیتے ہیں۔ ایسے حافظوں کو تراویح میں امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟
- ④ بعض لوگ داڑھی سے نفرت کرتے ہیں اور اسے نظر حقارت سے دیکھتے ہیں، اگر ادلا دیا اعزہ میں سے کوئی داڑھی رکھنا چاہے تو اسے روکتے ہیں اور طعنہ دیتے ہیں اور کچھ لوگ شادی کے لیے داڑھی صاف ہونے کی شرط لگاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے؟
- ⑤ بعض لوگ سفر حج کے دوران داڑھی رکھ لیتے ہیں۔ اور حج سے واپسی پر صاف کر دیتے ہیں، کیا ایسے لوگوں کا حج صحیح ہے؟
- ⑥ بعض حضرات اس لیے داڑھی نہیں رکھتے کہ اگر ہم داڑھی رکھ کر کوئی غلط کام کریں گے تو اس سے داڑھی والوں کی بدنامی اور داڑھی کی بے حرمتی ہوگی۔ ایسے حضرات کے بارے میں کیا حکم ہے؟

سائل :- صوفی محمد مسکین کمیشن ایجنٹ

نکرہ یالین جوڑیا بازار کراچی ۷۲

جواب سوال اول | داڑھی منڈانا یا کترانا (جبکہ ایک مشیت سے کم ہو) حرام اور
گناہ کبیرہ ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے چند احادیث لکھتا ہوں اس کے بعد ان
کے فوائد ذکر کروں گا۔

- ۱۔ عن عائشة رضي الله عنها حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
قالت قال رسول الله صلى ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
الله عليه وسلم عشر من نے ارشاد فرمایا کہ دس چیزیں
الفطرة: قص الشارب، فطرت میں داخل ہیں۔ مونچھوں
واعفاء اللحية. الحديث (صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۲۹) کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا الخ۔
۲۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
عن النبي صلى الله عليه وسلم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قال احقوا الشوارب۔ نے فرمایا کہ مونچھوں کو کٹو اور
واعفوا اللحي۔ داڑھی بڑھاؤ۔

وفي رواية انه امر باحفاء اور ایک روایت میں ہے کہ آپ
الشوارب واعفاء نے مونچھوں کو کٹوانے اور داڑھی
اللحية (أيضاً) کو بڑھانے کا حکم فرمایا۔

- ۳۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
عنهما قال قال رسول الله ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
صلى الله عليه وسلم وسلم نے فرمایا مشرکوں کی
خالقوا المشركين۔ اوفروا مخالفت کرو۔ داڑھیاں بڑھاؤ
اللحي واحقوا الشوارب۔ اور مونچھیں کٹاؤ۔

(متفق عليه مشکوٰۃ ص ۳۸)

۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 قال قال رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم جَزَّ وَشَوَّابِ
 وَاَرْخُو اللِّحْیَ ، خَالِفُوا
 الْمَجُوسَ (صحیح مسلم ص ۱۲۹)
 ۵۔ عن زید بن اسلم رضی
 اللہ عنہ ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال
 من لم یأخذ من شاربہ قلیس
 میں سے نہیں۔

منہ۔ (رواہ احمد و الترمذی و النسائی، مشکوٰۃ ط ۲۲)

۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 قال قال النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لعن اللہ
 المتشبهین من الرجال
 بالنساء والمتشبهات
 من النساء بالرجال۔
 رواہ البخاری (مشکوٰۃ
 ص ۳۸۸)

ہیں۔

فوائد

۱۔ پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ مونچھیں کٹنا اور داڑھی بڑھانا انسان کی فطرت
 سلیمہ کا تقاضا ہے۔ اور مونچھیں بڑھانا اور داڑھی کٹنا خلاف فطرت ہے۔

اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ فطرت اللہ کو بگاڑتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے کہ شیطان لعین نے خدا تعالیٰ سے کہا تھا کہ میں اولاد آدم کو گمراہ کر دوں گا۔ اور میں ان کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑ کر میں گے۔ تفسیر حقانی اور بیان القرآن وغیرہ میں ہے کہ داڑھی منڈانا بھی تخلیق خداوندی کو بگاڑنے میں داخل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ چہرے کو فطرتاً داڑھی کی زینت و وجاہت عطا فرمائی ہے پس جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ اغوائے شیطان کی وجہ سے نہ صرف اپنے چہرے کو بلکہ اپنی فطرت کو منہج کرتے ہیں۔

چونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہی صحیح فطرت انسانی کا معیار ہے اس لیے فطرت سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ اور ان کی سنت بھی ہو سکتی ہے اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی بڑھانا ایک لاکھ چوبیس ہزار (یک و بیش) انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت ہے۔ اور یہ وہ مقدس جماعت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اقتدار کا حکم دیا گیا ہے (اولئک الذین ہدی اللہ فبہد اھد اقتدہ) (سورۃ القام ۹۰) اس لیے جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے طریقہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ گویا اس حدیث میں تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ داڑھی منڈانا تین گناہوں کا مجموعہ ہے (۱) انسانی فطرت کی خلاف ورزی (۲) اغوائے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑنا (۳) اور انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت۔ پس ان تین وجوہ سے داڑھی منڈانا حرام ہوا۔

۲۔ دوسری حدیث میں مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور حکم نبوی کی تعمیل ہر مسلمان پر واجب اور اس کی مخالفت حرام ہے پس اس وجہ سے بھی داڑھی رکھنا واجب اور اس کا منڈانا حرام ہوا۔

۲۔ تیسری اور چوتھی حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی رکھنا مسلمانوں کا شعار ہے، اسکے برعکس مونچھیں بڑھانا اور داڑھی منڈانا مجوسیوں اور شرکوں کا شعار ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو مسلمانوں کا شعار اپنانے اور مجوسیوں کے شعار کی مخالفت کرنیکی تاکید فرمائی ہے۔ اسلامی شعار کو کچھوڑ کر کسی گمراہ قوم کا شعار اختیار کرنا حرام ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من تشبه بقوم فهو

منهم (جامع صغیر ص ۲۷۸) کہے وہ انہی میں سے ہوگا۔

پس جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ مسلمانوں کا شعار ترک کر کے اہل کفر کا شعار اپناتے ہیں جس کی مخالفت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اس لیے ان کو وعید بنوئی سے ڈرنا چاہیے کہ ان کا حشر بھی قیامت کے دن انہی غیر قوموں میں نہ ہو۔ نعوذ باللہ۔

۳۔ پانچویں حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ مونچھیں نہیں کٹواتے وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہی حکم داڑھی منڈانے کا ہے۔ پس یہ ان لوگوں کے لیے بہت ہی سخت وعید ہے جو محض نفسانی خواہش یا شیطانی انوا کی وجہ سے داڑھی منڈاتے ہیں، اور اس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی جماعت سے خارج ہونے کا اعلان فرما رہے ہیں کیا کوئی مسلمان جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی تعلق ہے اس دھمکی کو برداشت کر سکتا ہے؟

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی منڈانے کے گناہ سے اس قدر نفرت تھی کہ جب شاہ ایران کے قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔

فكره النظر اليهما - وقال

و يلکما من امرکما بهذا؟ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر کرنا بھی

قال امرنا ربنا یعنیان
کسری فقال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم ولكن
ربنا امرنا باعفاء
لحیتنا وقصص
شاربی۔
البدایة والنہایہ
ج ۲ ص ۲۶۹ حیاة الصحابہ
ج ۱ ص ۱۱۵
پس نہ کیا اور فرمایا تمہاری
ہلاکت ہو تمہیں یہ شکل بگاڑنے
کا کس نے حکم دیا ہے ؟ وہ بولے
کہ یہ ہمارے رب یعنی شاہ
ایران کا حکم ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن
میرے رب نے تو مجھے داڑھی
بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے
کا حکم فرمایا ہے۔

پس جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے
مجوسیوں کے خدا کے حکم کی پیروی کرتے ہیں ان کو ”سوار“ سوچنا چاہئے کہ وہ
قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا منہ دکھائیں گے؟
اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ تم اپنی شکل بگاڑنے کی وجہ سے
ہماری جماعت سے خارج ہو تو شفاعت کی اُمید کس سے رکھیں گے؟
۵۔ اس پانچویں حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مونچھیں بڑھانا اور اسی طرح
داڑھی منڈانا اور کترانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کسی گناہ کبیرہ پر ہی ایسی وعید فرما سکتے ہیں کہ ایسا کرنے والا ہماری جماعت میں
سے نہیں ہے۔

۶۔ چھٹی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان
مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت
کریں۔ اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری صاحب مرقاة لکھتے ہیں کہ لعن اللہ

کافرہ، جملہ بطور بدو عابھی ہو سکتا ہے یعنی ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور جملہ خیرہ بھی ہو سکتا ہے یعنی ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں۔

داڑھی منڈانے میں گزشتہ بالا قباحتوں کے علاوہ ایک قباحت عورتوں سے مشابہت کی بھی ہے، کیونکہ عورتوں اور مردوں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے داڑھی کا امتیاز رکھا ہے۔ پس داڑھی منڈانے والا اس امتیاز کو مٹا کر عورتوں سے مشابہت کرتا ہے جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کا موجب ہے۔

ان تمام نصوص کے پیش نظر فقہاً امت اس پر متفق ہیں کہ داڑھی ٹبرہانا واجب ہے اور یہ اسلام کا شعار ہے اور اس کا منڈانا یا کترانا واجب کہ حد شرعی سے کم ہو حرام اور گناہ کبیرہ ہے، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعیدیں فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فعل حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جواب سوال دوم | احادیث بالا میں داڑھی کے ٹہرانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ترمذی کتاب الادب (ص ۱۰۰، ج ۲) کی ایک روایت میں جو سند کے اعتبار سے کمزور ہے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ریش مبارک طول و عرض سے زائد بال کاٹ دیا کرتے تھے۔ اس کی وضاحت صحیح بخاری کتاب اللباس (ج ۲، ص ۸۷۵) کی روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج و عمرہ سے فارغ ہونے کے موقع پر احرام کھولتے تو داڑھی کو ٹٹھی میں لے کر زائد حصہ کاٹ دیا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے (نصب الرایہ ص ۲۵۴) اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ داڑھی کی شرعی مقدار کم از کم ایک شست ہے (ہدایہ کتاب الصوم)

پس جس داڑھی منڈانا حرام ہے اسی طرح داڑھی ایک مشت سے کم کرنا بھی حرام ہے در مختار میں ہے :

واما الاخذ منها وهي
دون ذلك كما يفعله
بعض المغاربة ومنخنة
الرجال فلم يبيحه احد
واخذ كلهم افض
يمود الهند ومجوس الاعاجم
ورشامى طبع جريده ص ۱۸ ج ۲

اور داڑھی کترانا - جب کہ وہ ایک
مشت سے کم ہو جیسا کہ بعض
مغربی لوگ اور ہجڑے قسم کے
آدمی کرتے ہیں - پس اس کو کسی
نے جائز نہیں کہا اور پوری داڑھی
صاف کر دینا تو ہندوستان کے یہودیوں
اور عجم کے مجوسیوں کا فعل تھا۔

یہی مضمون فتح القدیر ص ۷۷ ج ۲، اور بحر الرائق (ص ۲۰۲ ج ۲) میں ہے
شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعة اللمعات میں لکھتے ہیں :

حلق کردن لحیہ حرام
است و گذاشتن آن
بعقد رقبہ واجب
است - (ص ۲۲۸ ج ۱)

داڑھی منڈانا حرام ہے اور
ایک مشت کہ مقدار اس کا ٹیڑھا
واجب ہے پس اگر اس سے
کم ہو تو کترانا بھی حرام ہے۔

امداد الفتاویٰ میں ہے :

”داڑھی رکھنا واجب ہے، اور قبضہ سے زائد کٹانا حرام ہے۔“

لقرآنہ علیہ السلام خالفوا
المشرکین او فروا
اللعی متفق علیہ۔
فی الدر المختار یحرم

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے کہ مشرکین کی
مخالفت کرو۔ داڑھی بڑھاؤ
(بخاری و مسلم) اور در مختار میں

علی الرجل قطع لحیتہ
 و فیہ السنۃ فیہا القبضۃ
 ہے کہ مرد کے لیے داڑھی کا
 کاٹنا حرام ہے اور اس کی مقدار
 مسنون ایک ہشت ہے۔
 (ص ۲۲۳ ج ۲)

جواب سوم | جو حافظ داڑھی منڈاتے یا کتراتے ہوں وہ گناہ کبیرہ کے
 مرتکب اور فاسق ہیں۔ تراویح میں بھی ان کی امامت جائز نہیں، اور ان کی اقتدا
 میں نماز کردہ تحریمی (یعنی عملاً حرام) ہے اور جو حافظ صرف رمضان مبارک میں
 داڑھی رکھ لیتے ہیں اور بعد میں صاف کر دیتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔ ایسے
 شخص کو فرض نماز اور تراویح میں امام بنانے والے بھی فاسق اور گنہگار ہیں۔

جواب سوال چہارم | اس سوال کا جواب سمجھنے کے لیے یہ اصول ذہن
 نشین کر لینا ضروری ہے کہ اسلام کے کسی شعار کا مذاق اڑانا اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت کی تحقیر کرنا کفر ہے جس سے آدمی ایمان سے
 خارج ہو جاتا ہے۔ اور یہ ادھر معلوم ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے داڑھی کو اسلام کا شعار اور انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت قرار دیا
 ہے، پس جو لوگ مسخ فطرت کی بنا پر داڑھی سے نفرت کرتے ہیں اسے حقارت
 کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کے اعزہ میں سے اگر کوئی داڑھی رکھنا چاہے اسے رد کرتے
 ہیں یا اس پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور جو لوگ دو لہا کے داڑھی منڈائے بغیر
 رشتہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔
 ان کو لازم ہے کہ توبہ کریں اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں۔ حکیم الامت
 مولانا اشرف علی تھانویؒ ”اصلاح الرسوم“ ص ۱۵۱ پر لکھتے ہیں:

”منجملہ ان رسوم کے داڑھی منڈانا یا کٹنا، اس طرح کہ ایک ہشت
 سے کم رہ جائے، یا مونچھیں بڑھانا، جو اس زمانے میں اکثر نوجوانوں

کے خیال میں خوش ضمنی سمجھی جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ بڑھاؤ داڑھی کو اور کتراد مونچھوں کو۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری و مسلم نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صیغہ امر سے دونوں حکم فرمائے ہیں۔ اور امر حقیقتاً وجوب کے لیے ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں حکم واجب ہیں اور واجب کا ترک کفرنا حرام ہے۔ پس داڑھی کا کٹنا اور مونچھیں بڑھانا دونوں فعل حرام ہیں۔ اس سے زیادہ دہری حدیث میں مذکور ہے۔ ارشاد فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”جو شخص اپنی لبیں نہ لے وہ ہمارے گردہ سے نہیں۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی اور نسائی نے۔

جب اس کا گناہ ہونا ثابت ہو گیا تو جو لوگ اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں۔ اور داڑھی بڑھانے کو عیب جانتے ہیں، بلکہ داڑھی پر ہنستے ہیں اور ان کی ہجو کرتے ہیں ان سب محبوبہ امور سے ایمان کا سالم رہنا از بس دشوار ہے۔ ان لوگوں کو واجب ہے کہ اپنی اس حرکت سے توبہ کریں اور ایمان اور نکاح کی تجدید کریں اور اپنی صورت موافق حکم اللہ اور رسول کے بنادیں۔“

جواب سوال پنجم | جو حضرات سفر حج کے دوران یا حج سے واپس آکر داڑھی

منڈاتے یا کتراتے ہیں، ان کی حالت عام لوگوں سے زیادہ قابل رحم ہے اس لیے کہ وہ خدا کے گھر میں بھی کبیرہ گناہ سے باز نہیں آتے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہی حج مقبول ہوتا ہے جو گناہوں سے پاک ہو۔ اور بعض اکابر نے حج مقبول کی علامت یہ لکھی ہے کہ حج سے آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے یعنی وہ حج کے بعد طاعات کی پابندی اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنے لگے۔

جس شخص کی زندگی میں حج سے کوئی تغیر نہیں آیا، اگر پہلے فرائض کا تارک تھا تو اب بھی ہے۔ اور اگر پہلے کبیرہ گناہوں میں مبتلا تھا تو حج کے بعد بھی بدستور گناہوں میں ملوث ہے۔ ایسے شخص کا حج درحقیقت حج نہیں محض سیر و تفریح اور چلت پھرت ہے گو فقہی طور پر اس کا فرض ادا ہو جائے گا، لیکن حج کے ثواب اور برکات اور ثمرات سے وہ محروم رہے گا۔ کتنی حسرت و افسوس کا مقام ہے کہ آدمی ہزاروں روپے کے مصارف بھی اٹھائے اور سفر کی مشقتیں بھی برداشت کرے۔ اس کے باوجود اسے گناہوں سے توبہ کی توفیق نہ ہو۔ اور جیسا گیا تھا ویسا ہی خالی ہاتھ واپس آجائے۔ اگر کوئی شخص سفر حج کے دوران زنا اور چوری کا ارتکاب کرے اور اسے اپنے اس فعل پر ندامت بھی نہ ہو اور نہ اس سے توبہ کرے تو ہر شخص سوچ سکتا ہے کہ اس کا حج کیسا ہوگا۔ داڑھی منڈانے کا کبیرہ گناہ ایک اعتبار سے چوری اور بدکاری سے بھی بدتر ہے کہ وہ وقتی گناہ ہیں لیکن داڑھی منڈانے کا گناہ چوبیس گھنٹے کا گناہ ہے۔ آدمی داڑھی منڈا کر نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے۔ حج کا احرام باندھے ہوئے ہے لیکن اس کی منڈی ہوئی داڑھی عین غارت، روزہ اور حج کے دوران بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اس پر لعنت بھیج رہی ہے اور وہ عین عبادت کے دوران بھی حرام کا مرتکب ہے۔ حضرت شیخ قطب العالم مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ داڑھی کا وجوب میں تحریر فرمایا:

”مجھے ایسے لوگوں کو (جو داڑھی منڈاتے ہیں) دیکھ کر یہ خیال ہوتا تھا کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں اور اس حالت میں جب داڑھی منڈی ہوئی ہو، اگر موت واقع ہوئی تو قبر میں سب سے پہلے سید المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت ہوگی تو کس منہ سے چہرہ انور کا سامنا کریں گے۔

اس کے ساتھ ہی بار بار یہ خیال آتا تھا کہ گناہ کبیرہ زنا، لواطت

_____ شراب نوشی، سود خوری وغیرہ تو بہت ہیں۔ مگر وہ سب تفتی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

لا یزنی الزانی وهو یعنی جب زنا کار نہ کرتا ہے
مؤمن۔ الخ۔ تو وہ اس وقت مؤمن نہیں ہوتا۔

مطلب اس حدیث کا مشائخ نے یہ لکھا ہے کہ زنا کے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ لیکن زنا کے بعد وہ نور ایمانی مسلمان کے پاس واپس آ جاتا ہے۔ مگر قطع لمحہ (دراصلی منڈانا اور کترانا) ایسا گناہ ہے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے، نماز پڑھتا ہے تو بھی یہ گناہ ساتھ ہے، روزہ کی حالت میں، حج کی حالت میں غرض ہر عبادت کے وقت یہ گناہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ (ص ۷)

پس جو حضرات حج و زیارت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ خدا اور رسولؐ کی پاک بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے اپنی مسخ شدہ شکل کو درست کریں اور اس گناہ سے سچی توبہ کریں۔ اور آئندہ ہمیشہ کیلئے اس فعل حرام سے بچنے کا عزم کریں ورنہ خدا نخواستہ ایسا نہ ہو کہ شیخ سعدیؒ کے اس شعر کے مصادیق بن جائیں۔

خر علی اگر مبک رود چوں کہ باز آید ہنور خرباشد

(یعنی کاگدھا اگر تکے بھی چلا جائے جب واپس آئے گا تب بھی گرہا ہی رہے گا)

انہیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ وہ روضہ اطہر پر سلام پیش کرنے کیلئے کس منہ سے حاضر ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر کتنی اذیت ہوتی ہوگی ؟

جواب سوال ششم | ان حضرات کا جذبہ بظاہر بہت اچھا ہے اور اس کا

منشا داڑھی کی حرمت و عظمت ہے۔ لیکن اگر ذرا غور و تامل سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ خیال بھی شیطان کی ایک چال ہے جس کے ذریعہ شیطان نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دیکر اس فعل حرام میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس کو ایک مثال سے سمجھئے۔ ایک مسلمان دوسروں سے دغا فریب کرتا ہے جس کی وجہ سے پوری اسلامی برادری بدنام ہوتی ہے، اب اگر شیطان اسے یہ ٹیٹی پڑھائے کہ تمہاری وجہ سے اسلام اور مسلمان بدنام ہو رہے ہیں، اسلام کی حرمت کا تقاضا یہ ہے کہ تم نعوذ باللہ اسلام کو چھوڑ کر سکھ بن جاؤ تو کیا اس دوسرے کی وجہ سے اس کو اسلام چھوڑ دینا چاہیے؟ نہیں۔ بلکہ اگر اس کے دل میں اسلام کی واقعی حرمت و عظمت ہے تو وہ اسلام کو نہیں چھوڑے گا بلکہ ان برائیوں سے کنارہ کشی کرے گا جو اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا موجب ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اگر شیطان یہ دوسرے ڈالتا ہے کہ اگر تم داڑھی رکھ کر بے کام کرو گے تو داڑھی والے بدنام ہوں گے اور یہ چیز داڑھی کی حرمت کے خلاف ہے تو اس کی وجہ سے داڑھی کو خیر یا نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ ہمت سے کام لے کر خود ان بُرے افعال سے بچنے کی کوشش کی جائے گی جو داڑھی کی حرمت کے منافی ہیں اور جن سے داڑھی والوں کی بدنامی ہوتی ہے۔

ان حضرات نے آخر یہ کیوں فرض کر لیا ہے کہ ہم داڑھی رکھ کر اپنے بے اعمال نہیں چھوڑیں گے؟ اگر ان کے دل میں واقعی اس شعار اسلام کی حرمت سے تو عقل اور دین کا تقاضا یہ ہے کہ وہ داڑھی رکھیں۔ اور یہ عزم کریں کہ انشاء اللہ اس کے بعد کوئی کبیر گناہ ان سے سرزد نہیں ہوگا۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس شعار اسلام کی حرمت کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ بہر حال اس موہوم اندیشہ کی بنا پر کہ کہیں ہم داڑھی رکھ کر اس کی حرمت کے قائم رکھنے میں کامیاب نہ ہوں۔ اس عظیم الشان شعار اسلام سے محروم ہو جانا کسی طرح بھی صحیح نہیں اس لیے تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ شعار اسلام کو خود بھی

اپنائیں۔ اور معاشرہ میں اس کو زندہ کرنے کی پوری کوشش کریں تاکہ قیامت کے دن مسلمانوں کی شکل و صورت میں ان کا حشر ہو، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حق تعالیٰ شانہ کی رحمت کا موردین سکیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال کل
امتی یدخلون الجنة الامم
البی ، قالوا ومن یا بی -
قال من اطاعنی دخل
الجنة ، ومن عصانی
فقد الجأ -
(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۸۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری
امت کے سارے لوگ جنت
میں جائیں گے، مگر جس نے
انکار کر دیا۔ صحابہ نے عرض کیا
کہ انکار کون کرتا ہے؟ فرمایا جس
نے میری اطاعت کی وہ جنت میں
داخل ہوگا، اور جس نے میری حکم
عدولی کی اس نے انکار کر دیا۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

(۱) دارُ ھی کترے حافظ کے پیچھے نماز خواہ فرض ہو یا تراویح ہو کیا حکم ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ دارُ ھی کی کوئی خاص اہمیت نہیں اگر کوئی اہمیت ہوتی تو سعودی عرب میں چھوٹی چھوٹی دارُ ھی ہے، مصر کا شہر بھی مسلمانوں کا ہے لوگ ۹۵٪ دارُ ھی کتراتے اور منڈاتے ہیں۔

(۲) بعض مساجد میں انتظامیہ کی طرف سے ایسے حفاظ کو تراویح کی اجازت دی جاتی ہے، کیا انتظامیہ پر کسی قسم کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ صحیح جواب سے نوازیں، شکریہ۔

الجواب باسمہ تعالیٰ

(۱) بصورتِ مسئلہ ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ ڈاڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کرانا ناجائز و حرام ہے، ڈاڑھی کتر احاطہ بے شک فاسق فاجر ہے جب تک کہ اس فعل سے توبہ نہ کرے، نیز مکروہ تحریمی پر عمل کرنا عملاً حرام ہے، جو شخص ڈاڑھی ایک مشت سے کم کرانا ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، ڈاڑھی ایک مشت رکھنے پر چاروں مذاہب کا اتفاق ہے۔ شامی عالمگیری اور فقہ کی دوسری کتابوں میں یہ مسئلہ مذکور ہے عالمگیری کی عبارت یہ ہے۔ والقصر سنۃ فیہا وہوان یقبض الرجل لحیۃ فان زاد منها علی قبضۃ قطعہ ذکرہ محمد۔

(۲) اور اس فعل تبلیح کے ارتکاب میں انتظامیہ برابری کی شریک ہوگی۔

نیز تواریخ میں لکھا ہے کہ جب کسریٰ شاہ ایران نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب مبارک پھاڑ کر اپنے ماتحت گورنرین بازان کو لکھا کہ دو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجو وہ جا کر حضور علیہ السلام کو میرے پاس بھیج دیں، بازان کے جب دو آدمی حضور علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے تو ان دونوں کی ڈاڑھیاں مونڈی ہوئی تھیں اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔

وکان علی ذی الفرس من خلق لحاہم واحفاء شواربہ فکروہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الیہما وقال و یلکما من امر کما بہذا؟ قال امرنا ربنا یعنیاں کسریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولكن ربی قد امرنی یا عفاء لحیتی وقص شاربی علی

ان دونوں کی مونچھوں کے فیشن کے مطابق ڈاڑھیاں منڈی ہوئی تھیں اور بڑی مونچھیں تھیں تو حضور علیہ السلام کو ان کی یہ مکروہ شکل بہت ہی ناپسند آئی اور آپ نے فرمایا، تمیر لاکت ہو تمکو کس نے ایسی مکروہ شکل بنانے کا حکم دیا ہے، انہوں نے کہا ہمارے

کسریٰ نے حضورؐ نے فرمایا، لیکن میرے رب نے تو مجھے ڈاڑھی رکھنے اور مچھیں کٹانے کا حکم دیا ہے غور کیجئے وہ دونوں مہمان تھے۔ کافر تھے، ہمارے مذہب کے پابندی نہ تھے مگر چونکہ ان کی یہ بری صورت فطرتِ سلیمہ کے خلاف تھی۔ اور شیطان لعین کے حکم کے مطابق تھی۔ اسلئے حضورؐ سے ان کی یہ مکروہ شکل دیکھنی گوارا نہ ہو سکی، ان سے مونہہ موڑ لیا اور انکو بددعا یہ جملہ فرمایا کہ تم پر ہلاکت ہو، ساتھ ہی یہ تصریح بھی فرمادی کہ میرے رب تعالیٰ نے تو مجھے پوری ڈاڑھی رکھنے اور مچھیں کٹانے کا حکم فرمایا ہے، گویا جو ڈاڑھی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جس کا اس نے حکم دیا ہے اس کی مقدار وہ ہے جو حضورؐ نے خود رکھ کر تلبائی کہ سینہ مبارک کو بھر رہی تھی، پس آپ کے محب امتیوں کو غور کرنا چاہیئے کہ جو لوگ ان محبوں کی اتباع کر کے روزانہ ڈاڑھیاں منڈاتے ہیں اور ان کے یہ اعمال روزانہ فرشتے حضورؐ کی خدمتِ اقدس میں پیش کرتے ہیں تو حضور علیہ السلام کو یہ حرکات دیکھ کر کتنا دکھ ہوتا ہوگا۔ اور جب میدانِ قیامت میں حضور علیہ السلام کے امتی ایسی مکروہ صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوں گے تو اس وقت اگر حضورؐ ان سے منہ موڑ لیں تو کتنا بڑا خسارہ ہے۔



المفتی ولی حیثیت
رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری تارون کراچی

علامہ محمد یوسف بنوری تارون

کراچی۔ پاکستان



حسن محمد غنی غور
دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ
علامہ یوسف بنوری تارون کراچی
۲۶ رمضان ۱۴۰۶ھ